(۱)

۷۲۹
۲۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۷۲۹
۲۷

مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

باربادوس میں جماعت تبلیغ کی شوری میں سات افراد ہیں انمیں سے پانچ علماء کرام ہیں۔ یہ حضرات عالمی شوری کا اتباع کرتے ہیں، اور 95٪ عوام ان کے ساتھ بھی ہیں۔ لیکن آس پاس کے ممالک جیسے ٹرنیڈاد اور گیانا وہاں کے ذمہ دار لوگ زیادہ نظام الدین کی پیروی کرتے ہیں، عوام بھی ان کے ساتھ ہیں۔

باربادوس میں دو تین علماء کرام نظام الدین کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نظام الدین کے ساتھ جو جماعتیں ہیں انکو باربادوس میں آمد ورفت کی اجازت دینا چاہیے، اور اہل شوری کی طرف سے جو ہدایات دی جائے اس کے مطابق یہ کام کرینگے۔ بعض کا کہنا ہے کہ مولانا سعد صاحب کاندھلوی ہمارا امیر ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ عالمی شوری والے کے اکابرین بھی غلطی کرتے ہیں۔

لیکن اہل شوری کا کہنا ہے کہ یہ لوگ چند شرائط پر عمل تو کرتے ہیں، لیکن جب کوئی سامنے نہیں ہوتے تو پھر عوام کو ان کی طرف مائل کرتے ہیں، اور انتشار پیدا کرتے ہیں۔ نیز اہل شوری کا کھنا ہے کہ نظام الدین والے عقیدہ کے سلسلہ میں قابل اشکالات باتیں بولتے ہیں، تو وہ اس فتنہ کو روکنا چاہتے ہیں سدا للباب ودفعا للمضرۃ۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے اکابرین سے مشورہ کرکے یہ طے کیا کہ باربادوس میں صرف عالمی شوری والوں کو آنے کی اجازت ہے۔

لیکن بیرونی مملک سے بعض نظام الدین والی جماعتیں باربادوس آئے اور ہوٹل میں ٹھرے۔ ان کو بعض علماء نے ایک دو مسجدوں میں ٹھرانے کے لئے بھی لے گئے۔ تو پھر ایک مسجد کی کمیٹی نے جمیعتِ علماء باربادوس کو خط لکھا کہ کیا دوسری نظام الدین والی جماعتوں کو آنے کی اجادت دینی چاہئے یا نہیں؟ ایک اور مسجد کی کمیٹی نے بالمشافہہ یہی سوال پوچھا۔

تو جمیعت علماء باربادوس نے علماء کی میٹنگ بٹھائی اور باربادوس کے اہل شوری میں سے چار علماء اس میٹنگ میں حاضر ہوئے۔ ان حضرات نے اوپر کی باتیں بیان کی۔

دارالافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

Scanned with OKEN Scanner

اس میٹنگ میں بعض علماء کرام نے نظام الدین کی مکمل طرف داری کی اور یہ بھی کہا کہ اگر بارباڈوس، کے اہل شوری اجازت نہیں دینگے تو ڈیوزبری UK اور Trinidad کی طرف سے ڈونیشنز آئینگے اور یہ حضرات اپنی خود کی مسجد اور مرکز الگ سے بنائے گے۔ دونوں ملکوں سے وعدہ ہو چکے۔

کئی علماء کرام جن کا جماعت میں آنا جانا زیادہ نہیں ہوتا ہے انکا کہنا تھا کہ بارباڈوس کے اہل شوری کو نظام الدین والی جماعتوں کو اپنی شرائط کے ساتھ آنے دینے کی اجازت دینی چاہیئے۔

اہل شوری اور بعض علماء جن کا جماعت میں آنا جانا زیادہ نہیں ہوتا ہے انکا کہنا تھا کہ اس کا تعلق اہل شوری کے ساتھ ہے جمیعت کو اس میں دخل نہیں دینا چاہیئے۔

لیکن عوام ہمارے پاس صلح کرانے کے لئے آئے، تو ہم کو اس حالت میں کیا کرنا چاہیے؟ اہل شوری ماننا نہیں چاہتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ہمارے اکابرین کے مشورہ پر عمل کر رہے ہیں، ہاں انہوں نے آخر میں یہ بھی کہا کہ اگر انکو اکابرین سے اجازت مل جائے تو پھر الگ بات۔

تو ہم ان مساجد والوں کو کیا جواب دیں؟ بارباڈوس میں دیوبندی مسلک کے صرف پانچ مساجد ہیں اور چند مصلے۔ تو عوام کو ہم کیا جواب دیں؟

المستفتی: (مولانا) ابراھیم بھانا
جمیعت علماء بارباڈوس

دار الافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری، گجرات ۳۹۶۴۱۵

الجواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً

کسی تحریر پر کسی کے دستخط ہونا یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ دستخط کرنے والا تحریر میں لکھے گیے مضمون سے متفق ہے اور وہی اس کا موقف ہے، جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل۔ سملک کے لیٹر پیڈ پر جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب اور سرپرستِ دار الافتاء حضرت اقدس مولانا مفتی احمد خانپوری صاحب اور صدر مفتی حضرت مفتی عباس بسم اللہ صاحب - دامت برکاتہم - کے دستخط کے ساتھ تاریخ ۸/ ربیع الاول، ۱۴۳۸ھ مطابق ۸/ دسمبر ۲۰۱۶ء کو مولانا سعد کے متعلق دوٹوک موقف منظرِ عام پر آچکا تھا۔ جو اس بات کی دلیل تھی کہ یہ تحریر جہاں جامعہ کا موقف ہے وہیں یہ دار الافتاء کا موقف وفتوی بھی ہے۔ اسی وجہ سے اِس موقف کے منظر عام پر آچکنے کے بعد اِس سلسلے میں آنے والے استفتاءات کا مستقل جواب نہ دیتے ہوئے اسی تحریر وموقف کا

دار الافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

Scanned with OKEN Scanner

حوالہ دیا جاتا رہا۔ آپ کا سوال بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا چنانچہ بایں خیال کہ جامعہ ودار الافتاء کا واضح موقف منظر عام پر آچکا ہے اور آپ عالم دین ہیں، سمجھ دار ہیں جواب نہ ملنے پر خود ہی فیصلہ کرلیں گے کہ دار الافتاء ڈابھیل اپنے اسی موقف پر قائم وثابت ہے؛ مگر افسوس کہ اب جبکہ آپ کے اس استفتاء پر ایک لمبا عرصہ گزر چکا ہے ابھی ابھی آپ کا پیغام پڑھنے اور سننے کو ملا کہ جامعہ کی طرف سے شائع ہونے والی وہ تحریر فتوی نہیں ہے اور آپ کے سوال کا جواب نہ دینے کی وجہ سے آپ نے اپنے طور پر یہ نتیجہ نکالا کہ مولانا سعد کے غلط نظریات میں جامعہ کے دار الافتاء کو تردد ہے۔ لہذا اب ضروری ہو گیا کہ دار الافتاء آپ کے اسفتاء کا جواب دے تاکہ جواب نہ دینے کی جو غلط وجہ سمجھی یا پھیلائی جارہی ہے اس کا ازالہ ہو سکے۔

یاد رہے جامعہ کا دار الافتاء اپنے اُس موقف میں واضح کر چکا ہے کہ مولانا سعد نے بعض ایسے نظریات کی تبلیغ شروع کر دی ہے جو جمہور علمائے امت کے خلاف اور جادۂ اعتدال سے منحرف بلکہ نہایت خطرناک ہیں الخ۔ جامعہ اور جامعہ کا دار الافتاء آج بھی اپنے اسی موقف پر باقی ہے۔ اب آپ اپنے سوالوں کے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

آپ نے سوال میں تحریر کیا ہے: ”اہل شوری کا کہنا ہے کہ نظام الدین والے عقیدے کے سلسلہ میں قابل اشکالات باتیں بولتے ہیں۔“

یہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے، مختلف دینی مراکز سے بہ شکلِ فتوی مولانا سعد صاحب کاندھلوی اور نظام الدین والوں کی اس طرح کی قابل اشکال باتوں کی نشان دہی کی گئی ہے، دار العلوم دیوبند کی طرف سے دیے گئے ایک فتوے میں بڑی تفصیل کے ساتھ ان حضرات کی اصولی اور فروعی غلطیوں کا دلائل کے ساتھ خوب تعاقب کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو دار العلوم دیوبند فتوی ۱۴۴۴ھ۔

نیز سوال میں یہ بھی مذکور ہے: ”بارڈوس میں دو تین علمائے کرام نظام الدین کی پیروی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ نظام الدین کے ساتھ جو جماعتیں ہیں ان کو بارڈوس میں آمد و رفت کی اجازت دینا چاہیے، اور اہل شوری کی جانب سے جو ہدایات دی جائیں اس کے مطابق کام کریں گے..... لیکن اہل شوری کا کہنا ہے کہ یہ لوگ چند شرائط پر عمل تو کرتے ہیں، لیکن جب کوئی سامنے نہیں ہوتے تو پھر عوام کو ان کی طرف مائل کرتے ہیں اور انتشار پیدا کرتے ہیں۔“

اس بارے میں بھی حقیقت یہی سامنے آئی ہے کہ بار بار توجہ دلائے جانے اور ان کی طرف سے زبانی رجوع کے باوجود موقعہ پاتے ہی نظام الدین والوں کی بے راہ روی و بے اعتدالی سامنے آنے لگتی ہے۔ دار العلوم دیوبند نے اپنے ایک فتوے میں کھل کر یہ بات کہی ہے کہ معاملہ صلاح کے بہ جائے غلط اجتہادات، دین وشریعت میں تحریفات اور خودساختہ نظریات پر اصرار کی طرف بڑھتا جارہا ہے۔ (صفحہ: ۱۷)

دار الافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

مزید سوال میں یہ بھی مذکور ہے کہ ”نیز اہل شوریٰ کا کہنا ہے کہ نظام الدین والے عقیدے کے سلسلہ میں قابلِ اشکالات باتیں بولتے ہیں، تو وہ اس فتنہ کو روکنا چاہتے ہیں سداً للباب و دفعاً للمضرّۃ۔“

جی ! اس مقصد کے تحت دار العلوم کے فتوے میں یہ ہدایت دی گئی تھی: ”(۱) مقرر صاحب کے ارسال کردہ بیانات از روئے شرع درست نہیں ہیں، اِن بیانات کی بیشتر باتیں نصوصِ شرعیہ سے خود ساختہ استنباط اور قرآن وحدیث اور سیرتِ صحابہ کی غلط یا مرجوح تشریحات پر مبنی ہیں، اِن جیسے بیانات کو آگے پھیلانا اور کسی بھی ذریعے سے اُس کی نشر واشاعت کرنا جائز نہیں ہے۔“ (صفحہ:۱۷)

اس کے باوجود معاملہ قابو میں نہیں ہے اور فکری انحراف و علمی کج روی کا یہ سلسلہ روز افزوں ہے، اس تناظر میں سوال نامے میں ذکر کردہ اہل شوریٰ کا یہ کہنا کہ ”انہوں نے اپنے اکابرین سے مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ بار بادوس میں صرف عالمی شوریٰ والوں کو آنے کی اجازت ہے“ بہت موزوں و مستند ہے۔

حضرات فقہائے کرام نے اس بارے میں تفصیلی رہنمائی کی ہے کہ : قوم کا کوئی واعظ یا مبلغ یار ہنما اگر خلافِ شریعت اس طرح کی بے راہ روی کا شکار ہو تو اس کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا جائے ؟ اس سلسلے میں قاضی عیاضؒ نے اپنی مشہور تالیف ”الشفا“ میں بڑا دوٹوک کلام کیا ہے۔ ملا علی قاریؒ کی شرح کے ساتھ ذیل میں اس کے ایک حصے کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں عیب زنی (یا در بابِ شرع فاسد باتیں) دوسروں سے نقل کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جس سے دینی علوم یا احادیث وروایات حاصل کی جاتی ہوں یا بہ صورتِ امیر و قاضی ہونے کے اس کے حکم کو قطعیت سے مانا جاتا ہو یا ایسی باتیں کرنے والا وہ ہو جس کی شہادت منظور رکھی جاتی ہو یا در بابِ حقوق اس کا فتویٰ معتبر سمجھا جاتا ہو، مذکورہ تینوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ ایسے افراد کی طرف سے دینی امور کی بے راہ روی سامنے آنے پر سننے والوں پر ضروری ہے کہ اس کی اس شنیع وفاسد بات کی خوب تشہیر کر کے لوگوں کو اس سے نفرت دلائیں، نیز اس کی اس ہرزہ سرائی پر گواہی قائم کی جائے تاکہ لوگ اس سے بچ سکیں۔

بعدہٗ جن ائمہ مسلمین کو ایسے شخص کی بے راہ روی کا علم ہو ان سب پر ایسے شخص کے بارے میں نکیر کرنا واجب ہے۔ نیز اگر اس کی بات موجبِ کفر ہے تو اس کے کفر کو اور اگر شرعی فساد لیے ہوئے ہے تو اس کے فساد کو واضح کرنا بھی ضروری ہے تاکہ مسلمانوں سے اس کے ضرر کو دور کیا جاسکے، نیز سید المرسلین ﷺ کے حق واجب کی ادائیگی ہو سکے۔

اسی طرح یہ شخص عوام میں وعظ کرنے والا ہو یا کسی مکتب کا معلم ہو تب بھی یہی حکم ہے، چونکہ جن کے دروني احوال اس درجہ برے ہوں اُن کے بارے میں کسی طرح اطمینان نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں میں اپنا کفر وفساد پیوست نہیں کریں گے،

دارالافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

Scanned with OKEN Scanner

بہر حال ان حضرات کے ذمے نبی کریم ﷺ کے، آپ کی شریعت کے اور اللہ تبارک و تعالی کے حق کو نبھاتے ہوئے ایسے شخص پر انکار و نکیر کرنا تاکید کے ساتھ واجب ہو جاتا ہے۔ (شرح الشفا: ۴۵۰،۵۱/۲)

(فإن كان القائل لذلك) الذي حكاه (ممّن تصدّى) أي تعرض وتصدر (لأن يؤخذ عنه العلم) الشريف (أو رواية الحديث) المنيف (أو يقطع بحكمه) أي لأن يجزم ويلزم بحكمه لكونه أميرا أو قاضيا (أو شهادته) لعدالته (أو فتياه في الحقوق) لعلمه وحلمه (وجب على سامعه) أي سامع قوله حكما أو فتيا (الإشادة) أي الإفشاء والإشاعة (بما سمع منه والتّنفير للنّاس عنه) تحذيرا منه (والشّهادة عليه بما قاله) ليجتنب عنه (ووجب على من بلغه ذلك) الذي صدر عنه ولو لم يحضر هنالك (من أئمّة المسلمين إنكاره وبيان كفره) إن صدر ما يوجبه (وفساد قوله) على تقدير خطائه في تقريره (لقطع ضرره عن المسلمين وقياما بحق سيد المرسلين) ومراعاة لحماية الدين على مقتضى قواعد المجتهدين (وكذلك إن كان) هذا القائل (ممّن يعظ العامّة) ويزجرهم عن الأمور المحرمة ويزهدهم في الدنيا ويرغبهم في الأخرة(أو يؤدّب الصّبيان فإنّ من هذه سريرته لا يؤمن على إلقاء ذلك في قلوبهم فيتأكّد في هؤلاء الإيجاب لحقّ النّبيّ صلى الله تعالى عليه وسلم) (ولحقّ شريعته) (ولحقّ الله).(شرح الشفا: ۴۵۰،۵۱/۲)

اِن فقہی نصوص کی روشنی میں یہ حکم واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ مولانا سعد کاندھلوی کو یا نظام الدین کے مکتبِ فکر سے متاثر کسی بھی فرد یا جماعت کو ہرگز اپنے یہاں بار بادوس میں مدعو نہ کیا جاوے، نہ ان کے وعظ و تقریر اور تعلیم و تبلیغ سنی جائے، نہ انہیں اس کا موقعہ دیا جائے، مقامی مقتدر جماعتوں اور جمعیتوں پر لازم ہے کہ اپنے یہاں بسنے والے عوام کو اُن کی زہرناکی سے متنبہ کرتے ہوئے ان سے دور رہنے کی تاکید کریں۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے دورِ حکومت میں صبیغ ابن عسل ایک ایسا شخص تھا جو عام لوگوں سے مشکلات القران اور متشابہات کے بارے میں سوال کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا تھا حضرت عمر نے اس کو سخت سزا دی اور لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے سے منع کر دیا تھا۔ (ازالۃ الخفاء ص،۲۳۶)

مختلف مؤقر فتاوی میں اس قدر وضاحت سے نظام الدین مکتبِ فکر کی غلطیوں پر مطلع ہوتے ہوئے جو حضرات ان کے قدم جمانے کے لیے کوشاں ہیں وہ امت میں گمراہی پھیلانے کے جرم کے گنہ گار ہیں اور اس سے پھیلنے والی بے راہ رویوں کی اشاعت میں براہِ راست شریک وحصے دار۔ اللہ تعالی فتنوں سے محفوظ رکھے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ: محمد حفظ الرحمن سملکی

۲۸ ذی قعدہ ۱۴۴۷ مطابق 16-5-2026

الجواب صحیح
عباس داؤد اعظمی

الجواب صحیح
العبد ... خانپوری
۲۹ ذو القعدۃ الحرام ۱۴۴۷

الجواب صحیح
العبد ... راجکوٹی
عمران شہزاد ...
العبد ... سملکی عفی عنہ

[stamps: مفتی ... دار الافتاء ... جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک ضلع نوساری]

Scanned with OKEN Scanner

JAME-A-ISLAMIYA TALIMUDDIN
DABHEL - SIMLAK, Dist. Navsari, Pin : 396 415
Fax & Tel. : (02637) 262374, (O.) 262034, (R) 262033
E-mail : jamiahdabhel@gmail.com
www.jameadabhel.org

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین
ڈابھیل-سملک، ضلع: نوساری، گجرات، الہند

Date : ۸/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس اللہ سرہ کی قائم کردہ مروجہ تبلیغی جماعت پر شروع ہی سے علمائے دیوبند کی سرپرستی رہی ہے، اس جماعت نے ماشاء اللہ دین کو عام کرنے اور عوام الناس کو دین سے قریب لانے میں جو عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں وہ کسی بھی باخبر انسان سے مخفی نہیں ہے؛ چونکہ جماعت کے کام سے بحمد اللہ محبت بھی ہے اور اس کے فوائد کا احساس بھی؛ اس لیے جماعت یا اس کے کارکنوں کی طرف سے کوئی بات خلافِ شرع صادر ہوتی ہے تو اس کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے اور مجموعی طور پر جماعت کی طرف سے دفاع بھی کیا جاتا ہے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی ہیں، ان کے بعض غلط نظریات وزائغانہ افکار اور قابلِ اشکال بیانات میں دینی اعتبار سے وہ تصلب نہیں جو علمائے حقانی کا طرۂ امتیاز رہا ہے، انہوں نے بعض ایسے نظریات کی تبلیغ شروع کردی ہے جو جمہور علمائے امت کے خلاف اور جادۂ اعتدال سے منحرف؛ بلکہ نہایت خطرناک ہیں؛ چونکہ یہ جماعت علمائے دیوبند کی طرف منسوب ہے، اس لیے قوی خطرہ لاحق ہوگیا کہ کہیں ان کے نظریات علمائے دیوبند کی طرف منسوب نہ ہوں، وقتاً فوقتاً موصوف کو اصلاح کی طرف توجہ بھی دلائی گئی، قولاً بھی اور تحریراً بھی؛ لیکن وہ باز نہ آئے۔ ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' اب حال یہ ہے کہ پانی سر سے اونچا ہوگیا۔

لہذا متفقہ طور پر جماعت کے بابرکت کام کو بچانا ضروری سمجھا گیا، اسی ضرورت کے پیشِ نظر دارالعلوم دیوبند کے علمائے کرام نے حقائق کا جائزہ لینے کے بعد جو وضاحتی تحریر مولانا محمد سعد صاحب کے نظریات کی تردید کے بارے میں شائع کی ہے، ہم دستخط کنندگان اس کے حرف حرف سے متفق ہیں۔

دستخط کنندگان:

عباس داؤد بسم اللہ عفی عنہ
مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

(عباس داود بسم اللہ عفی عنہ)
(صدر مفتی دارالافتا جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

احمد عفی عنہ خانپوری
مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

(العبد احمد عفی عنہ خانپوری)
(سرپرست دارالافتا وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل)

JAME-A-ISLAMIA TALIMUDDIN, DABHEL-SIMLAK, DIST. NAVSARI-396415
جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ۱۳۲۶ ڈابھیل سملک گجرات الہند ۳۹۶۴۱۵

۸ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

(احمد عفی عنہ سملکی)
(مہتمم جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل)

استدراک: گزشتہ کل مذکورہ بالا تائیدی تحریر پر تاریخ لکھنے میں چوک ہوگئی تھی، اس پر یہ تاریخ ''۷/صفر المظفر ۱۴۳۸ھ'' لکھدی تھی جو غلط ہے، اب دوبارہ صحیح تاریخ ''۸/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق: ۸/دسمبر ۲۰۱۶ء'' کے ساتھ تائیدی دستخط کیے گئے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۳۳م/۲۷

محترم مفتی صاحب دامت برکاتھم

ہم دعا گو ہیں کہ آپ بخیریت ہوں۔ اللہ
تعالیٰ آپ کو اور ہمارے اکابر کو صحتِ
کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے سایۂ
شفقت کو ہم پر قائم و دائم رکھے۔

دار الافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

ہم جمعیۃ علماء بارباڈوس کی جانب سے
آپ کی خدمت میں یہ تحریر پیش کر
رہے ہیں، اور امید رکھتے ہیں کہ آپ
اس اہم مسئلہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں
گے جس کا ہمیں بطور ادارہ اور بطور
کمیونٹی سامنا ہے۔

Scanned with OKEN Scanner

دارالافتاء دارالعلوم ڈابھیل وہ مرجع ہے
جس کی طرف ہم ان امور میں رجوع
کرتے ہیں جنہیں ہم خود حل نہیں کر
پاتے۔ یہ بات جمعیۃ علماء بارباڈوس کے
دستور میں بھی شامل ہے۔ الحمد للہ،
ماضی میں ہم نے آپ کے دارالافتاء کے
معزز مفتیانِ کرام سے رہنمائی حاصل
کی ہے اور ہمیں قیمتی رہنمائی نصیب
ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے
خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

مولانا سعد صاحب (نظام الدین) نے اس
سال جولائی میں بارباڈوس کے دورے
کی دعوت قبول فرمائی ہے۔ بارباڈوس
سے چار افراد، جن میں سے تین علماء

Scanned with OKEN Scanner

ہیں، ترکی گئے تھے تاکہ وہ یہ دعوت
پیش کریں۔ ان علماء میں سے ایک، جو
مولانا سعد صاحب کو دعوت دینے گئے
تھے، ہماری جمعیۃ کے صدر بھی ہیں،
تاہم وہ اس موقع پر اپنی ذاتی حیثیت میں
گئے تھے، نہ کہ جمعیۃ علماء بارباڈوس
کے صدر کی حیثیت سے۔

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

یقیناً اس معاملہ نے کمیونٹی میں خاصی
تشویش اور اضطراب پیدا کر دیا ہے،
لہٰذا ہم آپ کی طرف رہنمائی کے لیے
رجوع کر رہے ہیں۔

۱۔ ہم دارالافتاء سے گزارش کرتے ہیں
کہ مولانا سعد صاحب کے بارے میں اپنا
واضح موقف اور رائے بیان فرمائیں،

Scanned with OKEN Scanner

اور یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ آیا یہی
موقف ہمیں بطور جمعیۃ اختیار کرنا
چاہیے۔

۲۔ اگر مولانا سعد صاحب ہمارے ملک
میں اپنے متوقع پروگرام کے مطابق
تشریف لاتے ہیں، تو کیا انہیں ہماری
مساجد میں پلیٹ فارم دیا جائے؟ کیا انہیں
ہماری مساجد یا دیگر اداروں میں رسمی
یا غیر رسمی طور پر بیان کرنے کی
اجازت دی جائے؟

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

۳۔ اگر ہماری کمیونٹی کے وہ حضرات
جو نظام الدین سے وابستہ ہیں، کسی
دوسرے مقام پر اپنا اجتماع (جوڑ) منعقد

Scanned with OKEN Scanner

کریں، تو کیا ہمیں عوام کو اس اجتماع
میں شرکت سے روکنا چاہیے؟

۴۔ اس سے قبل ہماری جمعیۃ نے آپ
کے دارالافتاء کو ایک سوال ارسال کیا
تھا جس میں ہم نے نظام الدین سے
وابستہ جماعتوں کے ہمارے ملک میں
آنے کے بارے میں رہنمائی طلب کی
تھی؎کہ آیا انہیں ہماری مساجد میں قیام
اور پروگرام کرنے کی اجازت دی
جائے یا نہیں۔ تاحال ہمیں اس کا جواب
موصول نہیں ہوا، لہٰذا گزارش ہے کہ
اس سوال کا جواب بھی عنایت فرمایا
جائے۔

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

Scanned with OKEN Scanner

ہم پُر امید ہیں کہ آپ اس استفتاء کا

جواب جلد از جلد مرحمت فرمائیں گے،

کیونکہ جمعیۃ اور ہماری مسلم کمیونٹی

کو اس معاملہ میں واضح رہنمائی کی

اشد ضرورت ہے۔

ہم پیشگی آپ کے شکر گزار ہیں۔

براہِ کرم اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

بجانب جمعیۃ علماء بارباڈوس

دارالافتاء جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل
ضلع نوساری (گجرات) ۳۹۶۴۱۵

عاقِل بھُلا

شعیب بھودیَت

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

(ا) مولوی سعد نے قران واحادیث کی تشریح میں جمہور کے موقف کے خلاف جو باتیں بیان کی ہیں اور آئے دن ان میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے، لہذا وہ کج روی اختیار کرنے والے گمراہ اور گمراہی پھیلانے والے ہیں۔ اور آپ کے وہاں کی جمعیت کے دستور میں یہ بات درج ہے کہ شرعی معاملات میں بی اے ایم ٹی پہلے ان معزز مفتیانِ کرام سے

Scanned with OKEN Scanner

رجوع کرے گی جو بی اے ایم ٹی کے اراکین ہیں، اگر ضرورت پڑی تو بی اے ایم ٹی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل کے دارالافتا سے رجوع کرے گی، لہذا بطورِ جمعیت آپ کو دارالافتاء ڈابھیل کا جو موقف ہے اسے اختیار کرنا چاہئے۔

(۲) ان حالات میں رسمی یا غیر رسمی طور مسجد یا دیگر پلیٹ فارم انہیں فراہم کرنا یہ گمراہی پھیلانے میں تعاون کرنا ہے، لہذا بالکل درست نہیں ہے۔

(۳) عوام کو گمراہی سے بچانے کے لئے ان کی اور ان جیسوں کی مجلس میں شرکت سے ضرور روکنا چاہئے بلکہ یہ جمعیتِ علماء اور دیگر شرعی تنظیموں کی ذمہ داری ہے۔

(۴) اس کا جواب ساتھ میں منسلک ہے ملاحظہ فرمالیں۔ فقط۔ کتبہ:

معین مفتی

بندہ- محمد حفظ الرحمن

۲ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ

الجواب صحیح
عباس داؤد

الجواب صحیح
خانپوری

دار الافتاء جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

الجواب صحیح
العبد

معین مفتی

عمران

۲ ذو الحجہ ۱۴۴۷ھ

معین مفتی

۲ ذی الحجۃ الحرام

دار الافتاء
جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل سملک ضلع نوساری